
REGISTERED NO. A 70
AKHBAR
OUDH PUNCH
VOLUME IX
LUCKNOW
1924
TO BE DICTATED TO BUT HE IS TO DICTATE UNTO OTHERS
WISE MAN IS NONSI... ARISTOTLES
M.B.KHAN ARTIST DOGAWAS LUCKNOW

۴۸۶

جلد ۹ نمبر ۴۰

سلسلہ مضامین نسیم

# برسات کی بہار

(خلاصہ تماشا)

حافظ صحت حضرت بیچ صاحب - تسلیم - اک زرا سُنئے گا آپ بیتی کہتا ہون جگ بیتی نہین - کالی جمعرات کو بندہ کا درگاہ کا جھوٹ پٹنے کے وقت گھر سے نکلنا اور دلدل مین پھنسنا - تمام کپڑون پر تو نہین لیکن جا بجا دھبے آجانا اور بوکھلا کر رستہ ڈھونڈھنا - سڑک پر لالٹینون کا ہونا لیکن اونکا شمع مردہ سے ہمسری کرنا بجلی کا کوندنا اور چھاجون مینہ کا برسنا - رعد کا گرجنا اور دل کا دھڑکنا - ایک جگہ کیچڑ مین جوتے کا چھنس جانا اور اوسکے نکالنے کی کوشش کرنا - ٹٹولنے پر بھی اوسکا نہ ملنا اور مجبور ہوکر چھوڑ دینا - باقی ایک جوتے کو بغل مین دباکر جون کی چال چلنا - دور سے سانڈ کی آواز کا سُنائی دینا اور بندہ کا ایک چھپر مین آڑ پکڑنا اور اوسکا دُم دباکر بھاگنا - چارون طرف اندھیرا گھُپ ہو جانا - دیوارون سے چھپڑ کا چھوٹ کر گرنا اور گھاس کا پانی پر تیرنا - تند و تیز ہوا کا چلنا جھینگرون کا اُبلنا - تقدیر کی بُرائی سے نواب سود مرزا کے کوچہ مین پہنچنا اور گانے کی آواز سُنکر سڑک کے کنارے تھم جانا - پٹھان خیال دوڑانا اور بیگھر راگ کا چھڑی بنکر کلیجے مین اوترنا - واہ واہ کی صداؤن کا بلند ہونا اور ابر کا اوسکے حال پر رونا - مرزا کا اپنے آپکو بڑا سمجھنا اور مفلس بندگان خدا کو چشم کم سے دیکھنا اور انھین مفلسون سے اپنی عزت و احترام کی توقع رکھنا و رنڈیون کا بجانا اور دست کشنا اور مرزا کی باچھون کا کھل جانا اتنے مین ایک [illegible]

گاڑی کا تیزی کے ساتھ آنا اور خود راہ پر گھوڑے کا ایک سیاہ درخت دیکھکر بھڑکنا - اور انقلاب زمانہ سے گاڑی کا اُلٹنا - سوار کا بہت بڑی چوٹ سے بچنا لیکن بائین پاؤن کا ٹوٹ جانا دھماکے کی آواز سُنکر سود مرزا کا ڈر جانا اور خبر سُننے کے بعد اپنے مہمان کے گرنے کا افسوس کرنا اور بذات خود تو مدد کے لئے تکلیف نہ کرنا لیکن کسی اور کو بھیجدینا - ہم نشینون کا سڑک کی خرابی کی شکایت کرنا اور مرزا کا اپنے آپکو ان کامون سے بے تعلق بیان کرنا - صحبت عیش و نشاط کا برہم ہونا اور بندہ کا گھر پہنچکر دن چڑھے تک سونا - یہ ایسے فسانے ہین - جنکو سُنکر ہر شخص قہقہے لگائے گا - حضرت یہ ہنسنے ہنسانے کی باتین ہین - مسٹر گاندھی کے فاقہ یا الٰہ آباد اور جبل پور کے بلوے کا ذکر نہین ہے کہ آپ ملک و اہل ملک کا حال سُنکر بسورنے پر مستعد ہو جائین - تباہی تو مسلم و ہندو کے نوشتے مین لکھی ہوئی ہے پھر ہم اور آپ کیا کرین - خدا سے دُعا کیجئے کہ آٹا روپیہ کا سولہ سیر ہو جائے - اور سڑکین بنجائین دیکھئے تو مین نے یہ نظم کیسی اچھی لکھی ہے بلکہ یون کہئے کہ بندے کا گنگنانا اور دواب سین کا گرنا -

## نظم

انتظام اب یہ صفائی کا وطن مین ہے نفیس
کہین پانی ہے سڑک پر تو کہین ہے کیچڑ
یون دکھاتی ہے گرفت اپنی یہ کیچڑ سب کو
اونٹ کی جیسے ہے مشہور زمانے مین پکڑ
خاک مین مل گئے گردشے یہ پسے سڑکون پر
دھیمہ یہ ہے کہ قدم لیتے ہی کھاتے تھے رگڑ
جب گرا کوئی تلا اوسکا تلا دست آئے
غل ہوا چار طرف کھائی ہے کمبخت نے جڑ
روز روشن مین بھی ڈر پاؤن پھسلنے کا یہ ہے
باپ بیٹے سے یہ کہتا ہے مرا ہاتھ پکڑ
جسنے دیکھی نہ ہو پستی و بلندی مہمان
اک نظر دیکھ لے وہ آکے وطن کی بیہڑ
ایک تو مجمع مردم ہے غضب سڑکون پر
اوس پہ ہے گاڑیون کی اور قیامت گھڑ گھڑ
اب سکے پو جانے کے لئے آئے ہین لاکھون خچر
کوئی عیار ہے ان مین تو کوئی ہے اکھڑ
صورت آہوئے وحشی یہ پڑے پھرتے ہین
صف مردم ہے کہ ہرنون کی یہ ہو اک باگڑ
دم اودھر جاتا ہے لکھوے سے جو کھوا چھلتا ہے
جسطرف دیکھئے آتا ہے نظر اک جھگڑ
گرمیون مین بھی اوٹھائی تھی غضب کی ایذا
بند پانی جو ہوا سرد ہوا سوکھ گئے دھڑ
تھے فسردہ سمن اندام بھی خستہ تھے مین
فصل گل شہر کے پیاسون کے لئے تھی پت جھڑ
مارے گرمی کے طراوت یہ ہوئی تھی زائل
سرو آزاد بھی بھولا تھا گلستان مین اکڑ
بات کہنے ہی مین آتی ہے نہین ہے یہ گلہ
ہان اللہ کو اے رکھنے والے نہ بگڑ
اسکے فرزند جو ہون عاقل و ذی ہوش تو پھر

زالی دنیا ہے مگر میری نظر میں پھو ہڑ
آج دو دھا سا نہیں کوئی زمانے میں فقیر
اوسکی بکواس کو سمجھ کہ ہے مجذوب کی بڑ

# لطائف

## ٹیکس کی منفعت

**لکچرر** :- ہاں دوستو! ابتک میں یہ بیان کررہا تھا کہ حکومت ٹیکس لیتی ہے یہ ٹیکس مختلف قسم کے ہوتے ہیں مگر اب میں یہ سوال کرتا ہوں کہ ہم جو ٹیکس ادا کرتے ہیں تو ہمیں اُنکے عوض میں کیا نفع ہوتا ہے غور کیجئے یہ سوال نہایت اہم ہے۔ ہاں پھر فرمایئے آخر ہم کو ٹیکس کی ادائی کا معاوضہ کیا ملتا ہے -!

**پرجوش سامع** :- متانت کے ساتھ) جی صرف رسیدیں :-

## خود فراموشی

دوافروش اور گاہک سے کسی بات پر تو تو میں میں ہو گئی

**خریدار** :- تمھارا سا بے وقوف میں نے دنیا بھر میں نہیں دیکھا :-

**دوافروش** :- اس تلاش میں آپ نے اپنی ذات پر غور نہیں فرمایا ورنہ کامیاب ہو جاتے :-

## عین عنایت

**مریضہ** :- ڈاکٹر صاحب میں اپنی آنکھوں کی بیماری سے بہت پریشان ہوں :-

**ڈاکٹر** :- بیگم صاحب! ابھی کیا ہے جب آنکھیں نہ ہوں گی تو اور زیادہ پریشانی ہو گی :-

## قیام عُمر

عرب کے ایک بڑے شاعر سے کسی نے پوچھا جناب کا سن شریف؟ کہنے لگے ستر برس! دس برس کے بعد پھر ملاقات ہوئی تو پھر یہی سوال کیا مگر جواب وہی ملا کہ ستر برس :-

**ملاقاتی** :- حضرت دس برس ہوئے کہ آپ ستر برس کے تھے تو اب اسّی برس کی عمر ہونی چاہئے

**شاعر** :- ہاں جناب میں کسیقدر جلت آشنا ہوں جب کسی شہر میں وارد ہوتا ہوں تو دس سال سے کم قیام نہیں کرتا۔ میری عمر بھی مسافر ہے وہ بھی دس سال تک ایک ہی منزل میں قیام کرتی ہے :-

## علاج بخل

مفلس محتاج بیمار نادار لوگوں کے واسطے چندہ جمع کرنے کا جلسہ تھا۔ مقرر کی تقریر کے اثر سے سامعین کے دل گداز ہو رہے تھے۔ ایک لیڈی حاضرین کے سامنے رومال پھیلاتی اور خیرات جمع کر رہی تھی جب ایک بخیل قارون صفت امیر کے پاس رومال کی جھولی گئی تو بیچارے سٹ پٹائے بغلیں جھانکنے لگے گھگیا کے فرمایا :-

جی بیگم صاحب۔ میری جیب تو بالکل خالی ہے :-

**لیڈی** :- لے ہے تو پھر یہ جھولی حاضر ہے کچھ لے جو ضرورت ہو لے لیجئے یہ جھولی ہی اسی لئے اور یہ جلسہ بھی اسی لئے کیا گیا ہے :-

## یہی غنیمت ہے!

پادری صاحب نے۔ زور شور سے کمزوروں اور مفلسوں کی حمایت میں تقریر فرمائی۔ "یارو کتنی بڑی بات ہے کہ تم تو اپنے گھروں میں بیوی بچوں کے ساتھ مزے اُڑاؤ اور تمھارے بھائی بند ایڑیاں رگڑ کے سڑکوں کے کنارے بھوکے پیاسے دم توڑیں :- مگر بھلا کہیں باتوں سے گھی نکلتا ہے کسی نے آہ بھی نہ کی بس سسکی کی آواز بھی نہ آئی - آخر بیچارے نے سر کی ٹوپی کو کاسۂ گدائی بنایا اور ہر ایک کے سامنے لے گئے۔ مگر وہاں شہر خموشاں جس کے سامنے گئے اوسنے گردن ہلا دی جیسے جلسہ ختم حاضرین اپنے گھروں کو روانہ پادری صاحب بھی منہ لٹکائے خالی جیبوں میں ہاتھ ڈالے چلے جاتے تھے کہ ایک دوست سے ملاقات ہوئی :-

**دوست** :- کہیئے حضرت! اُمید ہے کہ آپ کامیاب!

**پادری** :- اجی چپ رہو - کامیابی گئی بھاڑ میں ٹوپی کا کشکول خالی رہا - ایک چھدام بھی تو کسی نے دی نہیں :-

**دوست** :- اخاہ! تو شکر کیجئے یہی غنیمت ہے کہ ٹوپی بچ گئی :-

## قبضے کے حدود

**راہگیر** :- (پادری صاحب) کیوں جناب اگرجے کا یہ مینار جو زیر تعمیر ہے اب اور کسقدر بلند کیا جائیگا :-

**پادری** :- بہت زیادہ نہیں۔ اس سمت میں ہمارا قبضہ دور تک نہیں ہے :-

## مدارات بقدر عزت

نیویارک کے وکیل روفس چوٹ نے ایک امیر کو دیر تک اپنی ملاقات کا منتظر رکھا۔ امیر صاحب نے خیال فرمایا کہ شاید وکیل میرے خاندانی اعزاز سے واقف نہیں -

**امیر** :- جناب وکیل صاحب! آپ شاید واقف نہیں ہیں کہ میں کون ہوں میرے والد صاحب :-

**وکیل** :- ہاں تو کرسی حاضر ہے تشریف رکھئے :-

**امیر** :- اور بندے کی خسر صدر ........؟

**وکیل** :- اوہ! تو دو کرسیاں حاضر ہیں ......:-

## شکر تو کیا!

ڈاکٹر جانسن مشہور ماہر لغت جب اپنی ڈکشنری کا آخری صفحہ تیار کر چکے اور انڈریو ملر کے پاس وہ بھیج چکا انڈریو ملر نے لکھا :- انڈریو ملر ڈاکٹر جانسن کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ دخوت نے اپنی کتاب کا آخری صفحہ عنایت کیا۔ آخری صفحہ کی اُجرت حاضر کیجاتی ہے - اور خدا کا شکر بھی اسوجہ سے ادا کرتا ہے کہ ڈاکٹر جانسن سے نجات مل گئی :-

جانسن صاحب نے جواب میں لکھا :- بڑی بات! اسی حیلے سے سہی آپنے خدا کا شکر تو کیا! :-

## منطق آرا بیگم

بنام

### پنڈت مدن موہن مالوی

پنڈت جی۔ پا لاگی۔ میں نے سنا ہے کہ آپ اُردو اچھی طرح بولتے اور سمجھتے ہیں یہ دوسری بات ہے کہ جان بوجھ کے اُردو بولنے سے بچتے ہوں۔ لے ہاں نگوڑے پچھوں کی زبان کون بولے۔ پھر بھی جب کبھی آپ تقریر کرتے ہیں تو وہی مجلز زوردار ہوتا ہے جسمیں خالص اُردو ہوتی ہے اسی لئے آپ کو اُردو میں مبارکباد دیتی ہوں۔

اچھا ہوا خوب ہوا کہ جسوقت مہاتما گاندھی کا روزہ کھلا تو آپ روزہ کشائی میں شریک نہیں تھے۔ سنتی ہوں کہ اوس بھری محفل میں مسلمانوں سے حلف اٹھوائے گئے باؤ گون نے خود اٹھائے (یاد دلا دیں دایاں جانئے) اگر آپ وہاں ہوتے تو ضرور آپ کو بھی حلف اٹھانا پڑتا۔ اور اوس وقت جو ستے جتے آپ ہمیشہ سے لڑا رہے ہیں انہیں ضرر بادعا لگتا۔ لیکن اب وہ سی میں لکھتا ہے۔ حلیف نامہ ہے ایک طرفہ۔ تالی بجتی ہے دونوں ہاتھوں سے۔ ابوالکلام صاحب مد ظلہ حکیم اجمل خانصاحب ہیں مسلمانوں کی رو شیان فساد پر موقوف ہیں اونکو روکنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ لسانی سے لاٹھی رک نہیں سکتی دنیا تو مسیر میں نہیں سکتی۔ نبض کا اعتدال اور رخسارے کی دکھی بحال ہو یہ سر کر نہیں سکتی۔ سچ پوچھئے تو ایک مہاتما گاندھی غریب نے اتنے دنوں تک اپنے جال چلن سے دس ظاہری ملاپ کی روک تھام کی مگر ادھری باتیں اچھا دار ہوئی ہیں۔ محبت یا عداوت دونوں دل سے تعلق رکھتی ہیں۔ مثل مشہور ہے۔ من میں شیخ فرید اور بغل میں انٹیں ابھی دو سے دل کے دل ہی میں رہیں نکلے نہیں۔ باؤ گاندھی جی اپنا دل دوسرے کے پہلو میں کیونکر ڈال دیتے اس ظاہری میل جول کا نتیجہ جس کا اثر دل میں تھا ہی نہیں وہی نکلا جو دونوں وقت ملنے کا ہوتا ہے۔ ملے کہ ملے پھر رات اپنی طرف چلی گئی اور دن نے اپنا راستہ لیا۔ اور شاید آپ اس نتیجہ کو پہلے ہی سے سمجھ گئے تھے جب تو سنگھٹن اور خدا جانے کیا کیا چالیں آپ کو سوجھ کر مسلمان [illegible] مستقیمین بنا میں تول کھٹا کریں۔

کیلیان سوزہ ہون تبلیغ کے نام سے مفت خوردوں کا پیٹ بھرتی مگر یہ سب آپ کی تدبیروں کی نقل ہے بھلا کہیں نقل اصل کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ اگر نقل اصل کا مقابلہ کر سکتی تو تنظیم کے نام سے آج جو بھولے تیر اڑائے جا رہے ہیں اور مسلمان اخبار والے اوس پر اکڑ رہے ہیں وہ بھی سنگٹھن کے شہباز سے پر گت ملا دیتے۔ سنگٹھن کا شہباز اپنی تیر پرّانی دکھائیگا تنظیم کا تیر خود اپنے قوم والوں میں دو دراڑ ڈالیگا۔

اگر یہ چال ہے تنظیم سنگٹھن کی سی<br>
مگر وہ ذات کہاں مالوی مدن کی سی

مسلمانوں کے جتنے کام ہیں پختہ نہیں ہوتے ادھر بگڑے رہ جاتے ہیں دیکھئے ممکن ہے کہ قومی شیکسپیر لسان زمان اور نباض قوم کی طرح مہاتما جی کے خلقی شکنجے میں آپ بھی پھنس جائیں تو خبردار اسکا موقع نہ آنے پائے اس خانہ حلفی کا کوئی اثر نہیں ہے ادھر کوئی بھلا ہاکھڑا ہوا اور اوسنے آواز دی

"بھائیو چلو اجان بگڑ گئی"

ادھر ساری حلف حلفی کا قصہ تمام ہوا حکیم صاحب بیچارے اس بحران کو کیا سنبھالینگے۔ مولوی کلام کے ابا جان کی قرأت اور قال اللہ کون سنیگا۔ قومی شیکسپیر صاحب کا تھیلا کیا معجزہ دکھائیگا۔ آپ جانئے "اجان بگڑنا" کوئی معمولی بات نہیں ہے کسی کے حلف اٹھا کر جان دینے سے "اجان" نہیں سنبھل سکتی۔

زیادہ سے زیادہ قریب ہوتا تو ایکی دفعہ الکیس دن کے بجائے پورے مہینے فاقہ کرنا پڑیگا۔

میرا مطلب یہ ہے کہ حلف لینے والے بھی منطق نہیں جانتے اور ہوا تھا بھی آجکل کی منطق سے واقف نہیں ہیں۔ مگر آپ بھی منطق جانتے ہیں اور بندی بھی خاک چاٹ کے کہتی ہے تھوڑی بہت منطق مجھے بھی آتی ہے۔ نہ ہندو کسی کی دلیل میں جو مسلمانوں کا کورا دھوئینگے نہ مسلمان ایسے بچے ہیں کہ وہ دھوکہ کھا جائینگے۔ جب دو متضاد ایک جگہ ہونگے تو رات ہی ہو تماشہ نے ہر شاخ میں کلیاں کو بلیں منزد تمثیل صحیح ترکیب یہ ہے کہ دونوں جتھوں کا وقار و وقار قائم رہے اسی پر دونوں جتھوں کے سب سردار مل کے عہد کریں ہندوؤں کی طرف سے آپ اور مسلمانوں کی طرف سے بندی تب کہیں یہ ڈوبتی ناؤ سنبھلے۔ ٹکڑوں سے گانٹھ نہیں لگتی۔ جب نفاق پر لوگوں کی روٹیاں چل رہی ہیں تو بازار میں اس جنس کے سوا کوئی دوسری جنس کیونکر چلے۔ اوسکے ہی تو خریدار کتنے ہیں۔ اور خریدار کہاں ہونگے۔ جنہوں نے اپنی جان نذر نفاق کے نذر کرنے پر حلف اوٹھایا ہے وہ جان پر کھیل جائینگے رہے مہاتما تو وہ روزہ رکھے چارپائی پر اللہ کی یاد کرتے رہینگے۔ بہرحال میدان خالی ہوگا۔ آپ اپنی طرف ہونگے اور بندی اپنی طرف۔ کیوں ہے نہ پتے کی بات؟

آداب عرض۔

راقمہ

میں ہوں آپکی لکھی ہوئی منطق آرا بیگم

## مولانا پنچ کی نوٹ بک

لیجئے حضرت! ہمارے حجازی ذات شریف بفضل خدا جہازی ذات شریف ہوگئے یعنی مع خلعت خلافت و قلمت شرافت اب غالباً یورپ میں تین لاکھ پونڈ کی دولت صرف کرینگے ممکن ہے کہ بعد خلع خلافت یہ شرف و دولت سرکار برطانیہ کا سایہ ڈھونڈھے اور اسطرح "عطائے تو بلقائے تو" کہاں کہ مرید اور نانا مسو کا گھاٹ اکی شکل اصل ہو جائے۔

اس عظیم الشان جد و جہد میں جناب شریف کو صرف دو ہی نعمتیں حاصل ہوئیں یعنی معنوی لقب "خلیفۃ رسول" سنت اور بدنامی کا ٹوکرا نقد۔ باقی رہی دولت وہ گھوڑ اسپ کی طرح نگمٹ دوسرے شاطر کے زیر ران ہوا ہو جائیگی اور جن داموں بسر آگئی ہے انہیں داموں چلی جائیگی۔ زمین یورپ میں یہ عجیب کشش پیدا ہوئی ہے جو خلافت کو اسطرح جذب کر لیتی ہے جیسے دو شنائی کو بلاٹنگ پیپر۔ چنانچہ معزول ترک سلطان بھی یورپ ہی میں اور دوسرے کئی مشاہیر کے ساتھ سامریں اپنے وقت کے "خلیفۃ رسول اللہ" کہ یہ فرماتے ہیں۔ سنا تھا کہ حضرت معزول ہوئے تھے تو شریف کے مہمان ہوئے تھے۔ مگر اب مہمان و میزبان ایک ہی مقام پر [illegible]

مصر و عراق کا امن وسکون بھی ختم ہوگیا ہے پہلے امیر فیصل کے سیدھی سید غالب پاشا سیلون کے چپٹ سے جوڑ دئے گئے ہیں بغداد میں انکی تشریف آوری (مسٹر ٹیکٹ ڈپو میں کے چکے میں نہ پہنچے) ایک حد تک استعداد کا خاتمہ ضرور کرے گی۔ ابھی تک آثار یہ ہیں۔ اور خلافت کا پیرہن کسی جسم پر ٹھیک ٹھیک ہوتا نظر نہیں آتا اگرچہ ہندوستانی نعمت خانہ خلافت بالفعل خلافت ہی کا نام لیکے سیخ گرم کر رہا ہے۔

بندی میں جو کرائے شہر یا کے ذکر پہ سلطان عبدالعزیز کو شمس ابن سعود کہتا ہے مگر بعض جرائد میں شریف حسین معزول ملک الحجاز کی تعزیہ جیبی ہے اور جہیں "ابن سعد" لکھا ہے ان میاں جی کا جا ہے کو مصیبت پڑی ہے "حسین" یاد آئے تو ابن سعد بھی یاد آ گیا۔ ایک حرف علت کی زیادتی سے فقرہ کسیقدر چست ضرور ہو گیا۔

✻

چونکہ پوسٹ آفس کے ظل السلطان بادشاہ (پپیٹ ماسٹر) علاوہ شیریں زبان و خلق مجسم ہونے کے سلامتی سے انتظامی سلیقہ بھی کافی رکھتے ہیں سیئے گزشتہ ہفتہ میں پیسے والے ٹکٹ پانچ روپیہ سے زائد کے نہ مل سکے عین وقت پر اودھ پنچ کی اشاعت میں بادھا لگا۔ اگر صرف مسلمانوں کو حضرت کے حسن انتظام و شیریں زبانی کی شکایت ہوتی تو ہم کبھی توجہ نہ کرتے اس لئے کہ آجکل کی آب وہوا شیخ نشاق کے مزاج سے خاصی موافقت رکھتی ہے۔ مگر سنا ہے کہ بعض ہندو بھی آپ سے راضی نہیں ہیں لہذا مصیبت صرف اتنے سے حد پر ٹل نہیں سکتی کہ صاحب میں ہندو ہوں سب سے بڑا گناہ میرا یہی ہے۔

اس ڈاک خانہ کا افسر اعلے اکثر ہندو رہا ہے اب بھی ہندو ہونا چاہیے بلکہ مناسب ہو تو ہیڈ کلرک ہی کو اس عہدے پر ترقی دیجائے۔ مگر یہ حضرت کسی دیہاتی ڈاک خانہ میں منتقل کر دئے جائیں۔ دیہات کی آب وہوا بھی خوشگوار صحت بخش مفرح دماغ ہوتی ہے اور آبادی بھی اُس حسن خلق کو بآسانی برداشت کر سکتی ہے جسکی تعریف میں "روزنامہ حقیقت" نے ایک قصیدہ لکھا ہے۔

✻

اس گھر پر سوت نہیں

سوتا ہے کی مثل مشہور ہے مگر ہمارے ہندوستان میں بعض ایسی رانیاں بھی تھیں جو سوت کے نہ ہونے پر گڑھا کرتی تھیں اور جنھوں نے سنگھاسن کے ورثے کو دیکھا اور ٹھنڈی سانس بھر کے کہا:-

ہائے اس مسند کھر پر سوت نہیں

تخلیہ کے وقت راجہ سے کہا تھا کہ راجا اس بھوے کھر پر سوت نہیں۔ بعض جریدہ نگار بھی بھولے ہیں اس رانی سے بڑھ چڑھ کے ہیں انھیں شکایت ہے کہ جب تعزیہ نکلا اور ہندوؤں نے شرکت نہیں کی۔ پھر مہاراج ملاپ کا جلوس نکلا اور مسلمان تماشائی سڑک پر دکھائی نہ دئیے۔ اور اس سے یکطرفہ نتیجہ بھی خود ہی نکال لیا کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کو بائیکاٹ کیا ہے۔

اس بھوے پن پر کوئی راجہ صدقے ہو جائے تو تعجب نہیں جریدہ نگار صاحب غالباً ابھی تک ناواقف ہیں کہ لکھنؤ کے ہندو باستثنائے بعض نہایت سلیم الطبع اور امن پسند ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بلوے کی خبر پھیلتے ہی تمام سڑکوں پر سوائے مسلمانوں کے ہندو کا نقش دکھائی نہ دیا۔ ڈرے ہوئے دلوں سے یہ امید رکھنا کہ وہ ایسی جگہوں میں شریک ہونگے جہاں مارپیٹ کا اندیشہ ہو ذرا مشکل ہے:-

ہائے راجہ اس کھد پر سوت نہیں

جو لوگ فساد کے بانی ہیں ان کا دل ہی خوب جانتا ہوگا کہ کس دشواری سے انھوں نے ہندو مسلمانوں کے لڑوانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اور اس مقدس فرض کی ادائی میں کتنی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑا۔ باہر سے گنوار فوج کس ہوشیاری سے بلوائی پڑی لکھنؤ بادشاہ نگر، عالم باغ غرضکہ اطراف لکھنؤ کے تمام اسٹیشنوں پر آنے والی فوج تقسیم کر کے اتاری گئی۔ پھر اپنے دوست اور مہمان عزیز کی خاطر سے کیونکر لڑائی چھڑی۔ چھڑ جانے کے بعد کس ترکیب سے افواج قاہرہ کو گرفتاری سے بچانے کے لیے متفرق کرنا پڑا۔ اگر ہندو شریک نہیں ہوئے تو لوٹ کرنے والوں میں ان کا شمار ہو گیا۔ کل شریک ہوتے اور کوئی فساد کھڑا ہوتا تو فسادیوں میں نام لکھا جاتا۔ عجب دُنیا ہے تعصب کے آگے انصاف اور کلمۂ حق کی چلتے نہیں

دیتی۔ اب یہی دعا کرنی پڑی کہ "ہمدرد غیر جانبدار" متقدر "صاحب کو گرمی عبری کی جگہ سے ... اخبار نویس صاحب کو خدا پر ایمان چڑھ جائے اور بوم بن جائے۔

✻

ایک ہمارے نامہ نگار صاحب "اتحاد" سے تحریر فرماتے ہیں۔ مولانا ہوم کے وسیلے سے شیخ مبین بک ڈپو نے دیوان جان صاحب کا اشتہار دیا قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک حرص کے منہ میں پانی بھر آیا ایک دوست لکھنؤ جارہے تھے ان کے ہاتھوں دیوان منگوایا مگر دیوان صاحب بجنا ڈیڑھ قیمت آٹھ آنے میں تشریف لے آئے۔ دوبارہ دیکھا پھر لکھنؤ گئے تو اب کی مرتبہ فیس صرف ۳ روپیہ ہو گئی۔

دوسرا واقعہ یوں تحریر فرماتے ہیں:-

مدینہ میں اشتہار دیکھ کے دیوان بیکس منگوایا قیمت آٹھ آنے اشتہار میں اسکا ذکر نہ تھا کہ یہ مکمل دیوان ہے یا انتخاب۔ اب جو دیکھتے ہیں تو ۳۰ صفحوں کا قصہ ختم۔ دونوں کتابوں کے متعلق ہمارے نامہ نگار صاحب کو غلطی کتابت و تحریف کی بھی شکایت ہے اور اس کے ساتھ آپ اشتہار کی سچائی کا ذمہ دار مشتہر کو نہیں بلکہ اڈیٹر یا مالک جریدہ کو ٹھہراتے ہیں۔ آپ اڈیٹر کے فرائض میں خبریں جمع کرنے اور ضروریات ملک پر بحث کرنے کے علاوہ لوگوں کی جیبوں کی حفاظت بھی داخل کرتے ہیں۔ یہ ذرا ٹیڑھی کھیر ہے۔ مشتہر ہونے میں طرح طرح کے بعض ناقابل اشخاص کو صرف دولھا بنے کا شوق ہوتا ہے اس شوق میں وہ اشتہار دیتے اور بیاہ رچاتے ہیں۔ اگر مشتہر کی سچائی اڈیٹر کے سر منڈھی گئی تو وہ غریب کہیں کا نہ رہیگا۔ اس کا امتحان کہ دولھا بنے کا مشتاق شادی کی صلاحیت بھی رکھتا ہے یا نہیں کیونکر ممکن ہے؟ اسی طرح اگر کسی اشتہاری نے اپنی کانی بیٹی اشتہار کے ذریعہ سے کسی کے سر جھونک دی اور دولھا صاحب نے اڈیٹر کو ذمہ دار بنا کے مہر جانہ بھی حاصل کیا اور جورو بھی اور اسکے جوڑ کی تو بتائیے وہ غریب کہاں رہیگا۔ ایک ہی جورو عمر بھر ساتھ دینے کو کافی ہے۔ دو میں ہو میں تو مرنے بھی نہ دیگی۔ یہ صحیح ہے کہ ریویو یا تنقید کرنے والے غریبا مروت کو دخل دیتے ہیں اگر کسی ریویو پر اعتبار کرنے کے بعد کوئی چیز منگائی جائے اور ناقص نکلے تو آپ اڈیٹر

شکایت کا حق رکھتے ہیں۔

رہی یہ بات کہ شہریوں کو حق گو ہونا چاہئے ذری غور طلب ہے۔

کس نگوید کہ دوغ من ترش است

کسی نبی کی نبوت بھی اس موضوع میں نہیں چل جبار زیں توشے دگر ہست ۔

## مقولات عشرہ اور مسٹر تھامس

ایک فلسفی نے ایک ہی مثال میں مقولات عشرہ جمع کر دئیے ہیں

**زید طویل اسود ابن مالک فی دارہ بالامس کان متکی فی یدہ سیف لواہ فالتوی**

زید (مقولہ جوہر) طویل یعنی لمبا ہے (مقولہ کم) کالا ہے (مقولہ کیف) ابن مالک ہے (مقولہ اضافت) اپنے گھر (مقولہ این) کل کے دن (مقولہ متی) تھی ٹیک لگائے (مقولہ وضع) اوسکے ہاتھ میں تلوار (مقولہ ملک) جسکو اوسنے پیچ دیا (مقولہ فعل) اور وہ پیچ کھا گئی (مقولہ انفعال)۔

لارڈ میئر نے بمقام مینشن ہاؤس ایک دعوت حال ہی میں کی تھی۔ دعوت میں مسٹر تھامس نے فرمان نافذ کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے حسب معمول ایک تقریر بھی کی۔ تقریر نہیں ترکوں کے متعلق انگریزی حکمت عملی یا خیالات کا آئینہ ہے آپ فرماتے ہیں کہ پارلیمنٹ کی پرانی دیوار (مزدور وزارت) اگرچہ گر چکی نئی دیوار اوٹھنے والی ہے انتخابیکی مصیبت کٹھن ہے۔ ساری دنیا اسی پریشانی میں مبتلا ہے مگر باایں ہمہ کوئی شخص فرائض منصبی کو بھول نہیں سکتا سرحد عراق کے معاملہ میں اختلافات ہیں تو ہوا کریں۔ انتخاب کی پریشانی کا اس معاملہ پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا حتے الوسع جنگ سے پرہیز کرینگے لیکن برطانوی وقار و عزت میں بٹا لگے یہ ناممکن ہے امن و امان وہی ہے جو باعزت ہو۔

عزت دیکھئے اس مختصر جملے میں فلسفی تھامس نے مقولات عشرہ جمع کر دئے ہیں۔ فی یدہ سیف لواہ فالتوی نیا

تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ
جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تھا نہ سود تھا

ہمارے ریمزے میکڈانلڈ صاحب بڑی جد و جہد سے وزیر اعظم ہوئے مگر اس حکومت کی سونی سیڑھی ذری بودی تھی پورے سال بھر بھی نہ چلی ایک حکایت مشہور ہے کہ ایک رسن فروش کو شیر نے گھیرا وہ بیچارہ جان لے کے بھاگا رسی نیچے لٹکا کے کوئیں میں اوترگیا تہ کے قریب کوئی چیز ہلتی دکھائی دی اب جو غور سے دیکھتا ہے تو سانپ لہرا رہا ہے۔ مجبوراً رسی تھام لی اور درمیان تک گیا تھا وہیں پر لٹکا رہا۔

اب سنئے کہ کنوئیں کی دیوار میں چوہوں کے بل تھے اونھوں نے رسی لٹکی ہوئی دیکھی تو دانتوں کی آزمائش کرنی شروع کی۔ بل سے شہد کی مکھی نے چھتا لگایا تھا رسی کی رگڑ سے اوسکا شہد ٹپکنے لگا۔ غریب رسن فروش مصیبت میں تھا مگر مٹھا کب مانتا ہے چوہوں کی کتر بیونت شیر کی ڈکار سانپ کی لہر رسی کی کمزوری غرض ہر خطرہ کو خدا پر چھوڑ کے شہد چاٹنے میں مصروف ہو گیا۔ حکایت مقتدر ہے نتیجہ حکایت کسی کتاب میں نظر سے نہیں گزرا مگر عزیز ریمزے میکڈانلڈ کا ماجرا اوسی افسانہ کا تتمہ ہے۔ لبرل کنسرویٹو وغیرہ تو ان چوہوں نے رسی کاٹی سرمایہ داروں نے کنوئیں کا منہ گھیرا۔ سازشوں کے سانپ تہ میں سرسرائے بالآخر وزارت عظمی کے شہد سے پیٹ پالے تھے آخر موش لیل ونہار نے رسی کا خاتمہ ہی کر دیا۔ اڑ اڑا دھم ۔ منا جان کی سلطنت گئی گدگپ نوش تنخواہ میں ہیں نا ملی شامل۔ آج نتیجہ اس خواب شیریں کا ان الفاظ سے ظاہر ہے جو شہنشاہ سے ملاقات کے بعد اونھوں نے زبان سے نکالے یعنی مزدورو اب دعا کا وقت ہے۔ تمہارے لئے آثار کچھ اچھے نہیں ہیں۔ دیکھئے اب کس کروٹ اونٹ بیٹھتا ہے۔

## پنچ ل خدا ۔ خدا ل پنچ

### شیطان اور فرعون کی ملاقات

ایک مرتبہ شیطان کے دل میں خدا جانے کیا سمائی کہ فرعون کی خلوت گاہ میں گھس گیا۔ فرعون نے پوچھا کون ہو اوس نے اپنا نام بتایا۔

**فرعون** "کدھر چلے"

**ابلیس** "یونہی۔ آپ کی زیارت کا بہت مشتاق تھا"

**فرعون** "آخر کوئی وجہ؟"

**ابلیس** "صرف آپکو اطلاع دینے کے لئے کہ آپ اوس شخص سے زیادہ احمق ہیں"

**فرعون** "کیسے؟"

**ابلیس** "سنئے مجھے ایک پتلا اللہ میاں نے مجھ ہی سے بنوایا اور پھر مجھی کو حکم دیا کہ اوسے سجدہ کروں بندہ نے انکار کیا۔ انہوں نے مردود۔ مطرود و ملعون کا خطاب دلوایا۔ بندہ خیال کرتا ہے کہ اگر سجدہ کر لیتا تو اچھا رہتا مگر اوسوقت نہ سوجھی۔ آخر عبادت کی قیمت مانگنے پر مجبور ہوا۔ اور منہ مانگے دام پائے سب شکلیں بدل سکتا ہے۔ قالب میں حلول کر سکتا ہے۔ نگاہوں سے غائب رہ سکتا ہے۔ پہاڑوں کو جنبش دے سکتا ہے۔ کثیر الاولاد ہے۔ تاقیامت زندہ رہیگا باایں اوصاف خدا نہ بن سکا۔ آپ کا یہ حال ہے کہ ایک مکھی مارنے کی قدرت بھی نہیں رکھتے اور پھر خدا بن بیٹھے۔ لہذا جناب والا کی حماقت تمام دنیا کی حماقت سے بڑھ گئی ہے"

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ایک ذرا سی بات یعنی اپنے ہم مخلوق کو سجدہ نہ کرنے کی علت میں آج لندنی مردودوں کا گروہ مطرود ہو گیا ہے لیکن کنسرویٹو اور لبرل صرف فرعون بے سامان ہیں۔ حکومت پر مسلط ہونے کے بعد اونکی قدرت فرعون سے بھی کم ثابت ہوگی۔ خدائی کرنا آسان نہیں ہے بالشوازم برابر پھیل رہا ہے سال گزشتہ کے انتخاب نے لبرل اور کنسرویٹو پارٹی کو اچھا خاصہ سبق دیا ہے مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وہ اون کا گروہ کہتا ہے کہ روس تمہارے لئے سارے سمندر کی مچھلیاں وقف کرتا ہے کھاؤ پیو مزے اڑاؤ اوسکے عوض میں اگر مناسب شرائط پر اوس کو روپیہ قرض دیا جائے تو کیا انگلستان میں دھکا لگیگا۔ لبرل کہتے ہیں کہ روس اب کوئی مہذب گورنمنٹ نہیں ہے۔ بھلا ایسے قرض کی ذمہ داری انگلستان کے ٹیکس دینے والے اپنے سر کیوں لیں جسکے شرائط تہذیب سے تعلق نہیں رکھتے۔ کنسرویٹو کہتے ہیں کہ بھائی جو خبروں کی رائے وہ ہماری رائے۔ غیر ملکی معاملات انجمن اقوام عالم طے کریگی" اور جو سب باقی سامان فرعونیت کی تکمیل تو وہ اپنے بدستور

سامان ہوتی دیکھی ہم تو مسٹر گبسل کی گرفتاری سے متعلق اہل ذی عمل کی تحقیقات کو خلاف شان سمجھتے ہیں۔ لیکن فی الحقیقت معاملہ یہ ہے کہ وہ سامان خدائی ہے سرمایہ داری اور زر کشی بندگان زر اپنے خدا کو ہر ایک بندے پر مساوی عنایت کرتے دیکھ نہیں سکتے خداؤں (نقد و سکہ) کی تعداد جس قدر زیادہ کسی کے قبضے میں ہوگی اُتنے ہی اختیارات وسیع ہونگے یہ جانتا ایسی ہے کہ جس زبان کو تیری ہیرا دے کے آگے شراب کی عادت جیسے و بمبئی والوں کی علت جو سے کی بنیاد ہی رنڈی بازی کا حکم - صحیح ہے کیونکہ قسمت بازی کا دعویٰ یہی ہے کہ بینک۔ زمین۔ کان۔ ریل۔ صنعت حرفت ان سب چیزوں کو قومی ملکیت سمجھنا چاہیے جو دو دن سے ہفتہ میں صرف ہم و چھتے کام لیا جائے اور فی ہفتہ … پر غربت کم پیدا ہو ۔ معاہدہ روس … قبول و مجبت تسلیم کیا جائے۔ آئرلینڈ مصر اور ہندوستان کو آزاد کر دیا جائے ان انقلابات کو … دل لبھانے والا ہے - آج نہیں تو کل اس پالیسی کے ارادہ پر قوت ہو جائیں گے جو آپادھاپی آج کل جیسی ہوئی ہے اس کا انجام کچھ بھی ہو کر وہ وقت ضرور آئیگا … مسٹر ریجنلڈ میکنا اللہ دوسرے جتھوں کے … میں … داخلت کریں اور یہ دیکھیں کہ زیادہ بیوقوف تم ہو یا ہم ؟

خود سے دیکھا جائے تو یہ فانی حکومت جو تلوار کے بل ہونے پر قائم ہی تا قانون مساوات کو بہ نسبت اس حکومت کے جو علیہ السلام کی قوت پر قائم ہے زیادہ … کشتی بھی … کا ذکر ہے … یہ بادشاہ نے تمام کرنے … میں ایک قلندر … دیکھا پوچھا کیوں بھی تمہارا … گیا ہے کیا … جواب دیا … صاحب … ایک ہی ساعت ایک تجلی … ایک تو بادشاہ تھا دوسرا فقیر اور اتفاق سے دونوں … ہی تھے۔ امیر تیمور کو تعجب ہوا فقیر نے کہا تعجب کی … نہیں … آپ دونوں ساعت دوراں … پیدا ہوئے میں ذوال کا اعتبار ہی کیا … بڑا تعجب … دولت … امیر تیمور نے کہا نہیں سبب … جب کی ساعت ایک ہے تو دولت بھی یکساں ہونی چاہیے فقیر تیمور کے برابر امیر ہو گیا - یہ قصہ غیر مہذب زمانہ کا ہے - حال کی تہذیب جیبوں کا تو ذکر ہی کیا اپنے بہنوں اور اپنے اہل وطن کو مساوی حالت میں دیکھ نہیں سکتی گمان غالب ہے کہ بالفعل مزدور جماعت پیدا ہوگی بندگان زر حکومت پر مسلط ہونگے اور عجب نہیں کہ اس زر پرستی میں مسئلہ موصل و مصر وغیرہ کا انجام دم شمشیر سے شانہ بشانہ ہو جاوے - بہر حال دنیا کے واسطے اچھے دن بہت دور ہیں - اور یہ سوال اس وقت تک بغیر جواب پڑا ہوا ہے کہ:-

"ہمیں زیادہ بیوقوف کون ہے؟"

## تتمہ نوٹ بک

زمانہ جاہلیت میں ایک شخص ابو غبشان خزاعی خادم کعبہ تھا - یہ خدمت و سدانت اُس زمانہ میں بھی نہایت معزز تھی قریش تاک میں رہتے تھے چنانچہ قصی ابن کلاب نے ابو غبشان احمق کو ایک دن خوب شراب پلائی اور مشکی بھر شراب کے عوض تولیت کعبہ حاصل کرلی - شریف سے پوچھنا چاہیے کہ حرم محترم کی کنجیاں آپ نے کن داموں بیچیں؟ اب تو خدا کی کعبہ میں تبدیلی ہوئی ہے اور آپ …

---

مسلمانوں کے ہاں ایک حدیث ہے کہ نیک مرد کا کام کپڑے سینا ہے اور نیک عورتوں کا کام چرخا کاتنا گاندھی جی کی دلخواہش یہ ہے کہ وہ مردوں سے چرخا کتواتی ہے اور عورتیں آج … پھرتی ہیں۔ معنوں کا … الٹا ہوا … ہے مولانا شوکت علی کو لکڑی چیرنے کا کام … کہ … زمین کا رکھ و تیار کریں اور … جاری شروع کر دیں -

---

مقام … میں مسٹر ریجنٹ میکنا اللہ ایک جلسے کو اپنی تقریر سے محظوظ فرما رہے تھے … زور دار تھی کہ … آیا … آخر … وزیر اعظم بہت … گئے … ہے کہ کوئی زخمی نہیں ہوا … وزیر اعظم بیٹھے … سچائی کی دلیل ہے اگر جھوٹ بولتے تو نیت بہت بڑی … کرنے کے بعد … جلسہ … ہوگی -

اللہ رے تقریر کا زور -

ہمارے پُرانے سال خوردہ وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج نے کار نرون کے جلسہ میں ارشاد کیا - کہ روس کو قرض دینے سے تو یہ اچھا ہے کہ ہندوستان میں دولت لگا دی جائے مال سالا ہندوستان کا … اور صنعت تجارتی … بھی ہوئے ہیں۔ ہندوستان ہی خوش نصیب نہیں آٹھ کروڑ پتی ہی سہی - شاید مسٹر لائڈ جارج نے عرب کی تاریخ میں جیسے ابن … والی قصوں کا حال نہیں دیکھا کہ شخص احمق تھا مگر خلیفہ ہارون رشید کا منہ چڑھا تھا اس وجہ سے ایک صوبہ کی گورنری مل گئی ایک روز … شہر کے عالم بزرگ کو بلایا اور کہنے لگا کہ … مجھے نیند نہیں آئی عالم نے سبب دریافت کیا تو کہا کچھ نہیں دل نے یہ خواہش کی کہ کاش تم کو خداوند عالم دنیا کے بہشت جبیر کے بیچ میں سلا دیتا - بس نیند اڑ گئی -

عالم نے اگر یہی تمنا تھی تو آپ نے عرش بننے کے بعد … رسول کے ہم نشینی کی درخواست کیوں نہ کی؟

علیہ … بھی اور کل ہی ہوں کی ناراضی کون مول لیتا ؟

حضور … کے روس کے پہلو میں سونا ہندوستان کی ہم خوابی سے زیادہ محفوظ ہے - وہ نہیں کہ ہم تو اس رشک سے جل مرینگے رات کی نیند اور دن کی بھوک جاتی رہیگی کہ آٹھ کروڑ روپیہ ہندوستان میں کیوں چلا گیا - وہ … مال ہی سہی مگر کیوں؟ … کئے … تو اس جھنجھٹ میں … نصیبوں کے چھینے جاری ہوا -

---

حکومت کے انقلاب میں بھی مسٹر بالڈون ہندوستان کو بھولے نہیں بنگال اور صوبہ متوسط کی نسبت آپ فرماتے ہیں کہ یہ تو بالکل شل ہیں - ایجی ٹیشن نے اصلاحی … کی ستیاناسی اپنے … میں داخل کر لی ہے - حکومت کرنے کا سلیقہ اہل ہند کو نہیں ہے … میں خوب … ہیں وہ تو کہئے ہمارا … درمیان تھا ورنہ چنگیز خانی دور شروع ہو جاتا -

آپ ہی کی زبان سے مسٹر ریجنٹ میکنا اللہ پر بھی چوٹ کر گئے یعنی کہ … مزدوروں نے یہاں تک نوبت پہونچا دی ہم کہتے ہیں کہ مزدور بیچارہ تو اب … (باقی صفحہ ۲۳)

ہو جاتا ہے۔ آپ کا احسان ہوگا اگر آپ دستور اصلاحی واپس کریں گے اور چنگیز خانی دور کو آئندہ ہونے سے روک لیجئے جس طرح چھپر کی آسمان کو ۔

[illegible]




رسوا ہوا خراب ہوا مبتلا ہوا — کیا جانیے کہ تیری محبت میں کیا ہوا

**شریف معزول** :- خُذ بیدی (دستگیری کیجئے) - ارے رے رے یارو سنبھالو - یہ محبت ہے یا قیامت ہے - آخر میں وہی پرانا عاشق تو ہوں ::

**جان بل** :- ہش! ائمہ کا معاملہ مذہبی معاملہ ہے - میرے عاشق صبر کرو اِنَّ اللہ مع الصابرین وَاِنَّ الاخرج مع الجابرین - ہاتھ خالی نہیں دستگیری کیونکر ہو ::

## بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگا لیتے اور یہ سمجھتے ہیں کہ اتنا ہی کافی ہے اور لوگ بوجہ اسکے ایڈیٹر کی قابلیت اور ایڈیٹر کی استعداد سے انھیں کافی واقفیت ہو گئی انکی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہمارا قاعدہ ہے کہ فالتو پرچے دفتر میں بچ رہتے ہیں ان کو نمونہ میں صرف کر دیا کرتے ہیں۔ طالب نمونہ کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں۔ لہذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہو جانا نمونہ طلب کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظر کو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد محسوس ہوں اور چند مضمون بھی اسکے مذاق کے موافق مل جائیں تو دوام وصول۔ ورنہ پنچ بھی بزور نعمت کمائی ہوا جو خیر شمابہ سلامت۔

(۲) نمونہ پسند آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاکخانہ کو تجارت دکھانے کے سوا اور کچھ نہیں۔ اسلئے حضرت منی آرڈر بھیجیے کہ ہم انتظار وصول زر قیمت سے اور آپ انتظار ورود پرچہ کی زحمت سے بچیں اور دو آنہ کی جگہ چار آنہ بھی صرف نہ ہوں۔

۳۔ بعض قدر دان دفتر سے ختم مدت ختم خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں جاری نہ رکھا۔ اعتبار نہ کیا اب جتنے پرچے اس بیچ میں نہیں گئے ہوئے سب گئے لکھا جیسے کہ فائل ناقص ہو رہے۔ ان کی تعمیل ارشاد صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچے دفتر میں موجود ہوں۔

۴۔ جو پرچے ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جائیں وہ صرف آٹھ روز کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں بعد ازاں ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجے اور پرچہ منگا لیجیے۔

۵۔ اگر یہ پرچہ اودھ پنچ مالک کے پیش نظر آپ کی رائے میں مفید ہے تو خود خریدار ہو جانے سے پہلے اس قدر دانی ہو رہی ہے کہ بلکہ اپنے احباب میں اسکی اشاعت کی بھی کوشش فرمایئے۔ خیر الناس من ینفع الناس۔

والسلام
منیجر

---

## ہر بیماری کا علاج خود کر لو

یہ عام بیماریوں کو پہچاننے کی بڑی مفید اور آسان کتاب مجربات ملکی جس میں عام گھریلو اور بدن کی اکثر بیماریوں کا علاج نہایت ہی سہل کیا گیا ہے۔ اگر یہ کتاب پاس رکھ لی جائے تو گھر والوں کو دوا کے لئے بیدوں اور حکیموں کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں بہت سے نایاب نسخے درج ہیں جو کہ نہایت تیار ہو کر مستند ثابت ہو چکے ہیں۔ قیمت فی کتاب عہ علاوہ محصول۔

مفت لو۔ جو صاحب تشریف لائیں خواہ لکھ کر بھیجیں ان کو مفت ملے گی۔ منگوانے کا پتہ: اخبار صحت علی گڑھ

المشتہر منیجر دفتر چراغ حکمت علی گڑھ شہر (یوپی)

---

## مفت نمونہ

منگوا کر دیکھو

گھر بیٹھے پان میں کھانے کا مسالہ پان میں کھا کر دیکھو۔ بہت عمدہ چیز ہے۔ اسکی صفت کو آزما کر دیکھو۔ قیمت بڑی ڈبیہ عہ اور چھوٹی عہ فی درجن۔

پنڈت پیارے لال شکل ہولا گنج کا پتہ

---

## شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہو چکنے پر پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔

(۴) بحساب ۔ آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور ۔ کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں حالتوں کے پرانے پرچے واپس نہ لیے جائینگے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

---

## اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۲ء کی چند ہی جلدیں جمع ہو سکیں شائقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد للعہ مع محصولڈاک۔

(۲) جلد ۱۹۲۳ء کے دو نمبر ہائی تمبوں میں انتخاب درج کئے بہتر ہیں نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے شائقین کو فوراً طلب کرنا چاہیئے فی جلد عہ علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

---

